خونخوار مسلمان

عطاء الحق قاسمی

اہل مغرب کی بے خبریاں ملاحظہ فرمائیں کہ انہیں مسلمانوں کی دہشت گردی کا آج پتہ چلا ہے حالانکہ پوری انسانی تاریخ اسلامی دہشت گردی سے بھری پڑی ہے، مگر مغرب والے اتنے بھولے ہیں کہ وہ مؤرخین کی باتوں کا یقین کر کے سارے جنگی جرائم اپنے کھاتے میں لکھتے چلے آرہے ہیں، میں نے اپنے طور پر تاریخ کو کھنگالنے کی کوشش کی ہے اور زمینی حقیقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ نتائج اخذ کیے ہیں، ممکن ہے کچھ لوگوں کو میری باتوں کا یقین نہ آئے جس میں، میں خود بھی شامل ہوں اس کے باوجود ہمیں اپنے بچوں کو یہی تاریخ پڑھانا چاہیے جو میں نے زمانے کے تقاضوں کے پیش نظر مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرے اس مختصر سے جائزے میں آپ کو کچھ ایسے اسلامی دہشت گردوں کے نام بھی نظر آئیں گے جو اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ اصل چیز تو اسلامی دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے اپنے بچوں کو بتانا ہے کہ مغرب والے انسان دوست، روشن خیال اور امن عالم کے رکھوالے ہیں جب کہ ہم مسلمان ازل سے دہشت گرد واقع ہوئے ہیں اس ضمن میں ان تاریخی حقیقتوں میں سے صرف چند ایک ملاحظہ فرمائیں جن سے مسلمانوں کے دہشت گرد، تنگ نظر اور امن عالم کے دشمن ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔ آج ہمارا ایٹمی پروگرام بجا طور پر اہل مغرب کو کھٹک رہا ہے اور ان کی اس بات میں وزن ہے کہ یہ غیر ذمہ دار ہاتھوں میں جا سکتا ہے کیونکہ ہم لوگ اس حوالے سے پہلے بھی غیر ذمہ داری کا ثبوت دے چکے ہیں، نام نہاد مؤرخین کا کہنا ہے کہ ۱۹۴۵ء میں دوسری جنگ عظیم کے دوران امریکہ نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم پھینکے جس سے مجموعی طور پر چھ لاکھ بے گناہ لوگ مارے گئے، یہاں تک تو مؤرخین کی بات ٹھیک ہے لیکن ان کی یہ اطلاع درست نہیں کہ اس وقت امریکہ کے صدر ٹرومین تھے بلکہ میری تحقیق کے مطابق اس وقت امریکہ کے صدر قاضی حسین احمد تھے جن کے حکم کے نتیجے میں اتنے وسیع پیمانے پر انسانی تباہی عمل میں آئی۔ اس جنگ میں تقریباً تین کروڑ انسان مارے گئے تھے۔

اسی طرح مؤرخین ہمیں بتاتے ہیں کہ پہلی جنگ عظیم میں انگلینڈ اور فرانس کے مدمقابل جرمنی، اٹلی اور ترکی تھے۔ اس جنگ میں بھی کروڑوں انسانی جانیں تلف ہوئیں، واضح رہے ان تمام ملکوں کے سربراہ جامعہ اشرفیہ، خیر المدارس، بنوری ٹاؤن اور پاکستان کے دینی مدرسوں کے پڑھے ہوئے تھے، مؤرخین ایک نیک طینت انسان ہٹلر پر بھی یہ بہتان تراشتے ہیں کہ اس کے قائم کردہ نازی کیمپوں میں ساٹھ لاکھ یہودیوں کو اذیتیں دے دے کر ہلاک کیا گیا تھا۔ حالانکہ اس وقت جرمنی میں ہٹلر کی نہیں مولانا سمیع الحق کی حکومت تھی اور یہ سارے مظالم انہی کے حکم پر ہوئے تھے۔

اسی طرح سربوں نے ایک بہت مختصر عرصے میں بوسنیا کے چودہ لاکھ باشندوں کو ہلاک کر دیا تھا، یہ الزام خواہ مخواہ اہل مغرب پر آتا ہے حالانکہ اس وقت سربوں کے لیڈر مولانا فضل الرحمٰن تھے۔اور یہ جو مؤرخوں نے انگریزوں پر الزام لگایا ہے کہ بیسویں صدی کے اوائل میں انھوں نے چینی قوم کی بیداری کے زمانے میں انہیں افیم کی کاشت جاری رکھنے کے لیے دباؤ ڈالا اور اس جنگ کا آغاز کیا جسے Opium War کا نام دیا جاتا ہے تو یہاں تک یہ بات درست ہے مگر میری تحقیق بتاتی ہے کہ اس وقت برطانیہ پر علامہ طالب جوہری کی حکومت تھی جب کہ بدنام بے چارے اہل مغرب کو کیا جاتا ہے۔اسی طرح برخود غلط قسم کے مورخین نے اہل مغرب پر مذہبی انتہا پسندی کے بودے الزام بھی عائد کیے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ کروڑوں مسیحی، فرقہ پرستی کی وجہ سے ایک دوسرے کے ہاتھوں ہلاک ہوئے، حتیٰ کہ پوپ کے حکم پر بے شمار لوگوں کو محض مسلک کے اختلاف کی وجہ سے زندہ جلا دیا گیا جب کہ میرے نزدیک اہل مغرب کی تاریخ رواداری اور روشن خیالی کی تاریخ ہے اور یوں یہ سب باتیں بکواس ہیں، مجھے یقین ہے کہ اگر غیر جانبدار مؤرخ تحقیق کرے تو اس میں بھی پاکستان کے دینی مدرسوں کا ہاتھ نکلے گا۔گلیلیو نے تیرھویں صدی عیسوی میں جب یہ نظریہ پیش کیا کہ زمین گردش کرتی ہے تو اسے بائبل کے منافی قرار دے کر موت کی سزا سنائی گئی، جس پر وہ بچارا اپنی تھیوری سے منحرف ہو گیا جس سے سزائے موت ٹل گئی تاہم وہ اپنے دوستوں کی محفل میں کہا کرتا تھا کہ میرے منحرف ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ زمین تو بہر حال گردش کرتی ہے، مؤرخین نے اس واقعہ کا ملبہ بھی اہل مغرب پر ڈالا ہے حالانکہ میرے اندازے کے مطابق گلیلیو کو سزائے موت علامہ ساجد میر نے سنائی تھی، آئرلینڈ میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے درمیان ہونے والی خونریز جنگ اور دہشت گردی کی ہولناک وارداتیں تو ابھی کل کا واقعہ ہیں، لہٰذا یہ امر تو شک وشبہ سے بالا ہے کہ اس میں ہمارے دینی مدرسوں کا ہاتھ تھا اور جہاں تک انسان دوستی کا تعلق ہے، اہل مغرب کا ریکارڈ اس ضمن میں بھی شاندار ہے، افغانستان اور عراق اس کی تازہ ترین مثالیں ہیں، تورا بورا کی غاریں اور ابوغریب جیل بھی اس کے گواہ ہیں مگر بدخواہ مؤرخین نے یہاں بھی ان کے بے داغ دامنوں پر چھینٹے اڑانے کی کوشش کی ہے اسی طرح افریقہ کے جنگلوں سے کالوں کو جانوروں کی طرح پکڑ کے بحری جہازوں میں لادا جاتا تھا اور انہیں مغربی ملکوں میں لاکر خرکار کیمپوں میں بند کر دیا جاتا تھا ان کے سامنے روکھی سوکھی روٹی پھینک دی جاتی اور ان سے جانوروں کی طرح کام لیا جاتا۔مجھے یقین ہے کہ یہ بہیمانہ جرائم بھی مسلمانوں نے کیے ہوں گے بلکہ میرا دھیان براہ راست القاعدہ کی طرف جاتا ہے۔کیونکہ دنیا میں ہر جگہ ہونے والے مظالم کے ذمہ دار یہی لوگ ہیں۔

ارباب اختیار سے میری درخواست ہے کہ وہ نصاب تعلیم پر نظر ثانی کریں تاکہ آئندہ مسلمانوں میں ایسے دہشت گرد، انتہا پسند، تنگ نظر اور امن عالم کے دشمن پیدا نہ ہوں جن کا مختصر سا احوال میں نے اوپر کی سطور میں بیان کیا ہے۔مجھے یقین ہے ایسا کرنے سے ہمارے نمبر بھی بنیں گے اور حکمرانوں کو دیر تک پاکستانی عوام کی خدمت کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

☆☆☆